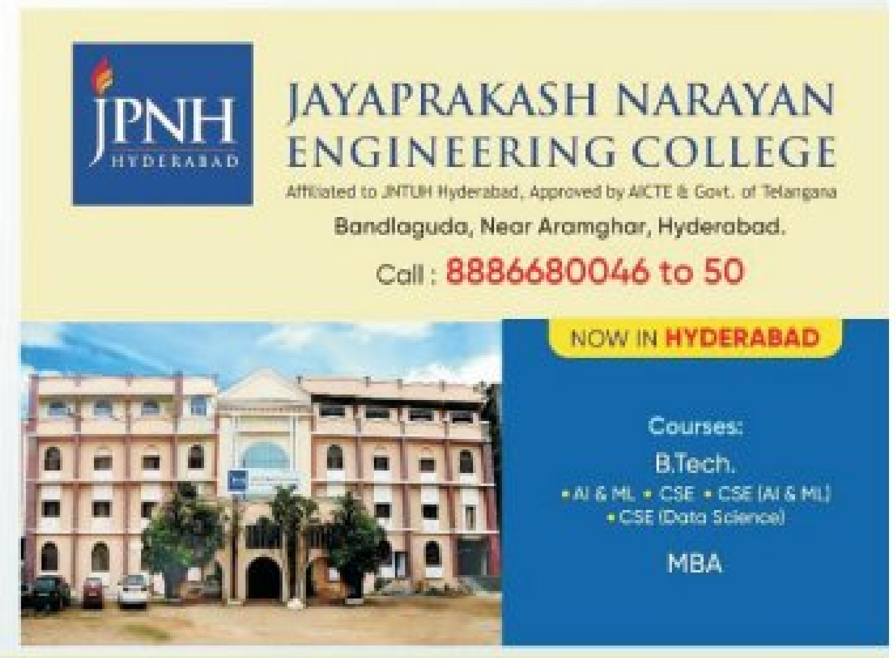

R.N.I.No.APURD/2013/54302

حیدرآباد

ہفتہ روزہ

فلکنما نیوز

FALAKNUMA NEWS

Urdu Weekly
Hyderabad.

Editor In Chief: MOHD ATHER RAHEEM

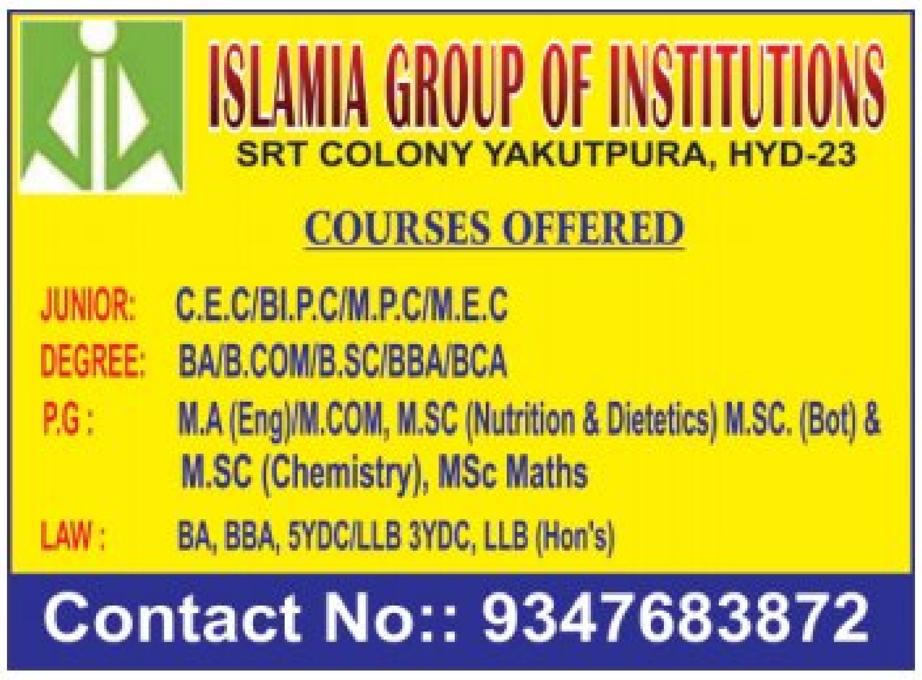

۷/ جون ۲۰۲۵ء | DATE:07-06-2025 | جلد(13) | شمارہ(21) | قیمت ایک روپیہ | صفحات(4)

میناکشی نٹراجن کا حلقہ لوک سبھا محبوب نگر اور ورنگل کے قائدین کے ساتھ گاندھی بھون میں اجلاس

حکومت کے فلاحی اسکیمات پارٹی کو تنظیمی سطح پر مستحکم کرنے اور تمام قائدین میں اتحاد کا مشورہ

حیدرآباد۔ تلنگانہ کانگریس امور کے انچارج میناکشی نٹراجن نے آج گاندھی بھون میں محبوب نگر اور ورنگل لوک سبھا کے حدود میں شامل ارکان اسمبلی، ارکان قانون ساز کونسل اور پارٹی کے دیگر اہم قائدین کا اجلاس طلب کیا۔ اس موقع پر صدر تلنگانہ پردیش کانگریس کمیٹی مہیش کمار گوڑ کے علاوہ دوسرے بھی موجود تھے۔ میناکشی نٹراجن نے پارٹی کے ارکان اسمبلی سے اپنے اپنے حلقوں کے مسائل، ترقیاتی اقدامات، اندراماں ہاؤزنگ کی تعمیرات، راشن کارڈس کی تقسیم، راجیو یووا وکاسم کے علاوہ حکومت کے فلاحی اسکیمات کے بارے میں تفصیلات حاصل کیں۔ ساتھ ہی پارٹی کے ارکان اسمبلی کو دیہی علاقوں سے پارٹی کو تنظیمی سطح پر مضبوط کرنے حقیقی قائدین کے ساتھ انصاف کرنے پر زور دیا ہے۔ حکومت کے فلاحی اسکیمات کو عوام تک پہنچانے کیلئے عوام کے درمیان پہنچنے کی ہدایت دی۔ میناکشی نٹراجن نے حکومت کے اعتماد کو آئندہ انتخابات تک عوام میں مزید بڑھانے کی کوشش کرنے کی ہدایت دی۔ پارٹی کے تمام قائدین کو اتحاد و تال میل کے ساتھ کام کرنے کا مشورہ دیا۔ صدر تلنگانہ پردیش کانگریس کمیٹی مہیش کمار گوڑ نے کانگریس حکومت کی ڈیڑھ سالہ کارکردگی پر روشنی ڈالی اور ساتھ ہی مقامی مسائل کو فوری طور پر حل کرنے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ تلنگانہ ریونت ریڈی حکومت نے جو فلاحی اسکیمات کو متعارف کرایا ہے، اس کی ملک بھر میں کوئی نظیر نہیں ملتی۔ ذات پات کا سروے، ایس سی زمرہ بندی، باریک چاول کی تقسیم مثالی اقدامات ہیں۔ ایسے اسکیمات ملک کی کسی بھی ریاست میں دستیاب نہیں ہے۔ میناکشی نٹراجن نے کہا کہ پارٹی کو تنظیمی سطح پر مستحکم کرنا ارکان اسمبلی پر اہم ذمہ داری ہے۔ پارٹی قائدین کے نظریاتی اختلافات کو فراموش کرتے ہوئے تمام قائدین کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی ہدایت دی اور کہا کہ کانگریس قائدین کا اتحاد ہی آئندہ منعقد ہونے والے مجوزہ مقامی اداروں کے انتخابات میں کامیابی کی ضمانت ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

ہفتہ روزہ
فلکنما نیوز
حیدرآباد
FALAKNUMA NEWS
Urdu Weekly Hyderabad

امن کے قیام میں تاجروں کا کردار

حکمران طبقہ جنگوں، فتوحات اور خونریزی کے ذریعے اپنی طاقت کو بڑھاتا رہا ہے۔ جبکہ تاجر طبقے کی کوشش ہوتی تھی کہ قوموں کے درمیان خوشگوار تعلقات قائم رہیں اور لوگوں کے مالی حالات مستحکم رہیں۔ تاجروں کو اس بات کا بخوبی علم تھا کہ تجارت کے لیے امن کا ہونا ضروری ہے۔ قدیم اور عہد وسطی کے ادوار میں تاجروں کا سماجی رتبہ کم تھا۔ کیونکہ زراعتی معاشرے میں زمین، عزت اور وقار کا باعث تھی۔ تاجروں کے پاس زمین بطور جائیداد نہیں ہوتی تھی۔ اس لیے وہ جاگیرداروں کی نظروں میں قابل عزت نہیں تھے۔ دوسری وجہ جوان کے سماجی درجے کو کم تر کرتی تھی، وہ یہ تھی کہ وہ خود سے کسی پیداواری عمل کا حصہ نہیں ہوتے تھے۔ کاریگر اور ہنر مند اپنی محنت و مشقت سے مال تیار کرتے تھے اور اسے خرید کر دوسرے ملکوں میں منافع پر فروخت کرتے تھے۔ اس لیے ارسطو کا کہنا تھا کہ تاجر طبقہ بغیر کسی محنت کے دولت مند بن جاتا ہے۔ اس پیشے میں منافع کی لالچ ہوتی ہے، جو اسے انسانی احساسات سے عاری رکھتی ہے۔ لیکن دوسری جانب تاجروں کے مثبت کردار کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اس کا تجزیہ نہیں کیا جاتا کہ وہ سامان تجارت سے لے کر خطرناک راستوں سے گزرتے ہوئے ڈاکوں اور وحشی قبائل سے لڑتے اور بچتے بچاتے سامان تجارت کو محفوظ انداز میں منزل مقصود تک پہنچاتے تھے۔ ان کی کامیابی اس میں پوشیدہ تھی کہ وہ جن ملکوں میں جاتے تھے ان ملکوں کے لوگوں کی ضروریات کو جان جاتے تھے اور وہ ہی اشیا اپنے ساتھ لے کر جاتے تھے، جو ان کی منڈیوں میں نہیں ہوتی تھیں۔ واپسی پر وہ اپنے ملک کی منڈیوں کی طلب کے مطابق تجارتی سامان لے کر آتے تھے۔ کیونکہ اس وقت کوئی کرنسی نہیں ہوتی تھی۔ اس لیے یا تو اشیا کے بدلے اشیا کا تبادلہ کیا جاتا تھا یا سونے کے ذریعے کسی شے کی قیمت ادا کی جاتی تھی۔ چاندی کا استعمال اس وقت شروع ہوا جب لاطینی امریکہ میں چاندی کی کانیں دریافت ہوئیں۔ لہذا سونے اور چاندی کے سکے ڈھالے جانے لگے۔ جن کی وجہ سے تجارت میں ترقی ہوئی۔ تاجروں کا یہ کارنامہ بھی ہے کہ انہوں نے کاریگروں اور صنعت کاروں کی سرپرستی کی اور ان سے وہ اشیا بنوائیں، جن کی دوسرے ملکوں میں ضرورت تھی۔ تاجروں نے نہ صرف ملکوں کے درمیان تجارت کو فروغ دیا بلکہ مختلف ثقافتوں، زبان، ادب، آرٹ اور موسیقی کو بھی ایک دوسرے سے روشناس کرایا۔ دجلہ اور فرات کی وادی میں ارتقا پذیر ہونے والی تہذیب میسوپوٹامیہ میں اسیرین کی قدیم سلطنت سیکنڈ میلینیم بی سی میں قائم ہوئی تو اس کے تاجر خچروں اور گدھوں پر سامان تجارت لاد کر اناطولیہ تک جاتے تھے۔ تجارت کے سلسلے میں خچروں اور گدھوں کے علاوہ دو کوہانوں والے اونٹ بھی مال برداری کا کام کرتے تھے اور تجارت کا سامان لے کر شاہراہ ریشم سے چین تک جاتے تھے۔ ہندوستان میں بنجارے گاں اور دیہاتوں سے گندم اور مصالحہ جات، گدھوں اور خچروں پر لاد کر شہروں میں بھیجتے تھے۔ ان کا کاروبار اس وقت ختم ہوا جب برطانوی عہد میں ریلوے لائنیں بچھیں اور مال بردار گاڑیاں تجارتی سامان ایک جگہ سے دوسری جگہ لے کر جانے لگیں۔ ہندوستان کے عہد وسطی میں ملتانی تاجر بڑے مشہور تھے۔ جب علاالدین خلجی نے ہر شے کی قیمت مقرر کر دی تو ملتانی تاجروں کو دہلی میں یہ دقت پیش آئی کہ وہ اپنا مال حکومت کی مقرر کردہ قیمت پر فروخت نہیں کر سکتے۔ اس پر علاالدین خلجی نے ان کو حکم دیا کہ سامان تجارت تو اسی قیمت پر فروخت کریں اور جو انہیں اس طرح نقصان ہوگا اس کی ادائیگی شاہی خزانے سے کی جائے گی۔ ہندوستانی تاجر وادی سندھ کے عہد میں کاٹھیاواڑ کی بندرگاہ سے سامان تجارت لے کر میسوپوٹامیہ تک جاتے تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ وادی سندھ کے کاریگر ایسی اشیا تیار کرتے تھے کہ جن کی مانگ میسوپوٹامیہ میں تھی۔ عہد وسطی میں ہندوستان کے تاجر سورت کی بندرگاہ سے بحری جہازوں کے ذریعے کوریا، تھائی لینڈ، ویت نام اور انڈونیشیا تک جاتے تھے۔ خلیج فارس کے عرب تاجر اپنی کشتیوں کی ذریعے جنوبی ہندوستان میں سامان تجارت لاتے تھے۔ جنوبی ہند کی ریاستوں نے عرب تاجروں کی سرپرستی کی کیونکہ ان کی بحری تجارت کی وجہ سے ریاستوں کو بڑا فائدہ ہوا۔ انہیں پوری آزادی دی گئی۔ ان عرب تاجروں نے جنوبی ہند میں مستقل آباد ہو کر وہاں کا کلچر بھی اختیار کر لیا تھا۔ یہ موپلے کہلاتے ہیں اور آج بھی جنوبی ہندوستان میں ان کی بڑی تعداد ہے۔

اس بقرعید قربانی ضرور دیجئیے لیکن قربانی کی نمائش نہ کیجئیے

الحمدللہ گزشتہ روز عیدالاضحیٰ کا چاند نظر آچکا ہے

جیسا کے آپ تمام مسلمان جانتے ہیں یہ قربانیوں کا مہینہ ہے، ایک طرف جانورون کی قربانی اسی کے ساتھ سب سے افضل قربانی اپنے نفس کی قربانی، اپنے اندر بسی جہالت کی قربانی ہے------

مگر افسوس مسلمان صرف جانور کی قربانی دے کر یہ سمجھ لیتے ہیں کہ ان کی قربانی مکمل ہوگئی جبکہ یہی سوچ ہماری سب سے بڑی جہالت ہے-------

بہر حال عالم اسلام کی طرح

ہندو پاک کے مسلمان بھی عید کی تیاریوں میں مصروف ہو چکے ہوں گے

اکثر مسلمانوں کے گھرون کے آنگنوں میں قربانی کے جانور بھی آگئے، کئی تو ہورے محلے میں جانور کی نمائش کرواتے اترا بھی رہے ہوں گے اور اکثر مسلمان شان سے سینہ چوڑا کئے فخر سے گردنین اکڑائے پورے محلے میں اس بات کا ڈھنڈورا پیٹتے نظر آئیں گے کہ امسال ہم نے اتنے ہزار کا جانور خریدا اتنے لاکھ کی قربانی دے رہے ہیں------

ان کے علاوہ نوجوانوں کا ایک گروہ ایسا بھی ہوگا جو مسجدوں کے آگے، یا محلے کے چوراہوں میں جانورون کی آپس مین کشتیاں کرواتے ہوئے خود کو شاہی نواب تصور کرتے نظر آئین گے

اس وقت ان نواب زادوں کو نہ مسجد کا لحاظ نہ اذان کی ہوش نہ ہی نماز کا خیال بس اپنی مستی میں دھت بیچارے جانوروں کے اوپر عذاب بن کر اتریں گے------

یہ رہے باہر کے حالات اب آتے ہیں ذرا گھرون کے اندر

عید اور قربانی کی خوشیوں میں بازارون کے ساتھ ساتھ ہمارے گھر بھی سج رہے ہیں، ہماری مائین بہنین نئے نئے پکوان سیکھ رہی ہوتی ہیں، گھروں میں مصالحے تیار کئے جاتے ہیں تا کہ گوشت کے مختلف اقسام کے لزیز پکوان پکائے جاسکین-------

قربانی کے گوشت کو مہینوں تک محفوظ رکھنے کے خاطر عجیب وغریب ترکیبیں ایجاد کی جائین گی------تا کہ چند ماہ گوشت کے ذائقہ سے خود کو سیراب کیا جاسکے---------

یہان پر غور وفکر ضروری ہے

کیا آج ہماری مسلمانیت، ہمارا ایمان، ہمارا تقوی اور رب کی وحدانیت کو لے کر ہمارے سارے دعوے محض عید کی نماز سے لے کر قربانی دسترخوان، نئے کپڑے، جانوروں کی نمائش اور جانوروں کی کشتیوں تک محدود ہو چکے ہیں؟؟؟؟

کیا مسلمان اسی کو اصل دین اسی کو ایمان اسی کو تقوی اور اسی کو حقیقی قربانی سمجھ بیٹھا ہے؟؟؟؟

جبکہ حقیقی قربانی ہم نہیں بلکہ دنیا کے آگے فلسطین وغزہ کے مسلمان دے رہے ہیں

اپنی جانون کی اپنے مالوں کی اپنے گھربار حتی کے اپنی آل واولاد کی قربانی-----

اُس قربانی کے آگے ہم جو کر رہے ہیں وہ محض ایک تماشہ ہے ایک چلی چلائی روایت ہے ایک دکھاوا ہے------

موجودہ حالات میں اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں-------مسلمان مہنگی سے مہنگی قربانی دے کر کوئی کمال نہیں کرتا، کمال تو تب ہے جب بارگاہ الہی میں ہماری قربانیان قبول کی جائیں گی------

جہاں ایک طرف امت مسلمہ راہ الہی میں جام شہادت نوش کر رہی ہے ہر قسم کی اذیت جھیلنے کے باوجود صبر واستقامت کا دامن تھامے ہے، وہاں امت کے جسم کا حصہ کہلانے والے ہم اور آپ اگر عید کی خوشیان اس نمائشی انداز میں منائیں گے تو یاد رہے جسے ہم نیکی سمجھ رہے ہیں وہ نیکی نہ ہو کر ہمارے لئے وبال جان بن جائے گی

کیونکہ جہاں شر میں خیر کا پہلو پوشیدہ ہے وہیں اکثر اوقات خیر کو شر بنتے دیر نہیں لگتی-------

عید منائیں، بیشک عید منائیں

قربانیاں بھی دیں دل کھول کر دیں مگر اپنی قربانیوں کا تماشہ نہ بنائیں، اپنی خوشیوں کی نمائش نہ کریں نہ ہی مختلف اقسام سے بھرے دسترخوان سجا کر ان کی تصاویر سوشیل میڈیا پر شئر کریں

نہ ہی ذبح کرتے ہوئے ویڈیو بنا کر دنیا کے آگے اپنی جہالت کا مظاہرہ کریں------

خیال رہے فلسطین غزہ اور دنیا کے کئی کونوں میں آج نبی کی امت بھوکی ہے فاقون سے مر رہی ہے،

وہ زخمون سے چور، بھوکے پیاسے، نڈھال پیٹ پر پتھر باندھے مسجد اقصی کے محافظ بنے ہیں، رضائے الہی کے خاطر، راہ الہی میں جنگ کر رہے ہیں

ایک طرف آقا دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ادا کر رہے ہیں تو وہین دوسری طرف اللہ کی راہ مین اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے سنت ابراہیمی ادا کی جا رہی ہے--------

اُن جیالوں ان حریت پسندوں کی قربانیون کے آگے ہماری اور آپ کی یہ تماشائی قربانیان بیمول ہیں-------

ہم اللہ کی راہ میں زیادہ سے زیادہ کیا دے سکتے ہیں

کچھ پیسوں کا جانور جسے دو چار دن چارہ کھلا دیا، پانی پلا دیا، نہلا کر سر پہ ہاتھ پھیر دیا، کشتی کروا کر، محلے میں گھما لائے یا زیادہ سے زیادہ کچھ دن اُسے اپنے پاس رکھ کر ویڈیوز شئر کر دی--------

لیکن فلسطین کے مرد مجاہدیں نے اپنے لخت جگر کو اللہ کے سپرد کر دیا ہے، مرد تو مرد فلسطینی خواتین بھی نو مہینے جسے اپنی کوکھ میں رکھا، پرورش کی نا قابل برداشت درد کے ساتھ جسے دنیا میں لائے اُس جگر کے تکڑے کو اپنے وجود کے اُس حصے کو دین الہی کے خاطر قربان کر دیا-------

اُن کی قربانیوں کے آگے ہماری اور آپ کی کیا اوقات ہے؟؟؟؟

میلاد کے ایک دن سبز جھنڈے اور فلسطین کے جھنڈے ہواؤن مین لہرا دینے سے اُن سے آپ کی محبت ثابت نہیں ہوتی، واقعی مین محبت ثابت کرنی ہے تو اپنے کردار سے ثابت کریں، جن کے نام پر قربان ہونے کا دعوی کرتے ہیں اُس نبی کے کردار کو اپنائیں------

جنہونے اپنی امت کے خاطر زمانے بھر کی اذیتین برداشت کیں،،،،،، آپ جس بادشاہ کربلا کا دم بھرتے ہیں، جنت کے اُس سردار نے نانا کی امت کے لئے اپنی آل واولاد تک قربان کر دی--------

بدلے میں ہم کیا کر رہے ہیں؟؟؟

اللہ کی راہ میں جان و مال یا آل واولاد کی قربانی تو بہت دور کی بات ہے مسلمانوں سے صحیح طریقے سے گوشت کی قربانی تک نہیں دی جاتی

جہان قربانی کے گوشت کو تقسیم کرنے کی بات آئے وہان ہماری نیتین بدل جاتی ہیں، ہم بوٹیوں میں بھی ناپ تول کرنے لگ جاتے ہین، ہماری تقسیم بھی اوقات اور حیثیت کی بنیاد پر ہوتی ہے

قربانی کے گوشت پر جن غربا و مسکینوں کا زیادہ حق ہے افسوس انہیں کے حصے میں بچی کچی ہڈیاں، چربی اور چھچھڑے جاتے ہیں، باقی جو مسلمان پہلے سے اپنے گھروں میں قربانی دے کر گوشت کے نام سے بیزار بیٹھے ہیں انہیں تھیلیان بھر بھر کر گوشت دیا جاتا ہے------ویسے بھی بدلے میں واپس تو آئے گا ہی------یعنی یہاں پر بھی ایک ہاتھ دے ایک ہاتھ لے سٹہ بٹہ والا معاملہ یا اپنے فریزروں کو گجر خانہ بنا دو، بیچارے فریج میں اس لیول سے گوشت بھرا جاتا ہے کہ وہ اُلٹیان کرنے لگ جائے--------

جب اس سے بھی دل نہ بھرے تو اففففف کپڑوں کی جگہ بوٹیاں ٹنگی ہوئی ملتی ہیں------ایسے جیسے یہ زندگی کا آخری گوشت ہو--------

خیر اس پر لکھنے والوں نے لکھ لکھ کر قلم کی سیاہی بھی سوکھا دی-------

بہر حال کسی اور کا لحاظ نہ سہی اُن فلسطینی جیالوں کا لحاظ رکھتے ہوئے کم از کم گوشت اور پکوانوں کی نمائش نہ کریں------ذبح ہوئے جانوروں کی ویڈیوز اور تصاویر شوشیل میڈیا پر شئر نہ کریں اور اس حقیقت کو کبھی فراموش نہ کیجیئے کہ آج ملت اسلامیہ اپنے فلسطینی بھائی بہنوں کی قرض دار ہے سالوں سے وہ بنا رُکے بنا تھکے بنا پیچھے ہٹے ہمارے اور آپ کے حصہ کی قربانیاں بھی خود دے رہے ہیں--------

Scanned with OKEN Scanner

قربانی ضرور کریں لیکن ریاکاری سے پرہیز کریں!!

یوں تو ہر قوم اور ہر امت میں ایک مخصوص ایام میں قربانی متعین کی گئی ہے لیکن سب سے مشہور قربانی امت محمدیہ میں جو ساڑھے چودہ سو سال پہلے سے چلی آرہی ہے اسی کی اصل شناخت ہے اور کیوں نہ ہو جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے اعلان کردیا کہ اے میرے محبوب اب صبحِ قیامت تک تمہارے ہی دین کا ڈنکا بجے گا ہم نے تمہیں جو دعوت وتبلیغ کا کام دیکر دنیا میں بھیجا تو تم نے وہ پورا کردیا اب میرے نزدیک سب سے پسندیدہ دین،، دین اسلام ہے- آپ سے پہلے جتنے بھی انبیاء کرام دنیا میں ہم نے بھیجا سب کی شریعتیں منسوخ،، اب جسے کامیابی حاصل کرنا ہے تو وہ آپ کی شریعت پر عمل کرے،، اب آپ کا کلمہ پڑھنے والا ہی راہ نجات پاسکے گا آپ کے اسوحسنہ کو اب ہم نے نمونہ عمل بنادیا ہے اس لئے اب کوئی دوسرا نمونہ لے کر ہمارے پاس کوئی پاورفل، بڑے سے بڑا بھی آئے گا تو ہم اس نمونے کو ریجکٹ کردیں گے- اب نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، قربانی سمیت دیگر ساری عبادتوں پر آپ کی مہر کا لگنا ضروری ہے کسی دوسرے کی مہر لگی ہوئی عبادت ہرگز قابل قبول نہیں ہوگی بلکہ اس کے منہ پر ماردی جائے گی۔

اب کچھ لوگ سوال اٹھاتے ہیں کہ قربانی تو نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت نہیں ہے بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے تو اس پر عمل کیوں؟ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ قربانی کو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت نہیں کہا ہے بلکہ واضح طور پر فرمایا ہے وہ بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کہ قربانی تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے اور اس سنت پر عمل کرنا تم سب کے لئے اور میری امت کے لئے ضروری ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام تو بلاتفریق مذہب وملت پوری انسانیت کے لئے باپ ہیں ان کے بعد کسی نبی کو سب کے لئے باپ نہیں کہا ہے صحابہ کرام کو مخاطب کرکے جن کے بارے میں یہ کہا ہے کہ تمہارے باپ تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کیونکہ جب حضرت ابراہیم کو نارنمرود میں ڈالا گیا تھا تو جبرئیل علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام سے خواہش پوچھی تھی کہ بتاؤ میں اللہ کی بارگاہ میں پیش کروں گا تو ابراہیم علیہ السلام نے آگ کو ٹھنڈی کرنے کی خواہش کا اظہار نہیں کیا تھا بلکہ یہ کہا تھا کہ ہاں میری خواہش ہے اے جبرئیل،، رب کریم سے کہنا کہ تیرے خلیل کی خواہش یہ ہے کہ تو جسے خاتم الانبیاء بنا کر دنیا میں بھیجے تو وہ میری خاندان کا ہو،، بس یہی میری خواہش ہے تو جس طرح خاتم الانبیاء پوری امت کے لئے روحانی باپ ہیں، مجازی باپ ہیں تو ان کا شجرہ نسب ابراہیم علیہ السلام سے ہے اسی وجہ سے ابراہیم علیہ السلام کی بلند ترین مقدس خواہش کو اللہ نے پسند بھی کیا اور پورا بھی کیا اور ابراہیم و ہاجرہ علیہم السلام کی اداؤں کو بھی اللہ نے اتنا پسند کیا کہ حج کے ارکان میں شامل کرکے صبحِ قیامت تک کے لئے مقدس و بلند ترین بنادیا صفا و مروہ کی سعی کرنا، شیطان کو کنکریاں مارنا یہ ابراہیم و ہاجرہ علیہم السلام کی ادا ہی تو ہے جن کو کئے بغیر حج مکمل نہیں ہو سکتا۔ اب کوئی بدبخت شخص جس کے دماغ میں کیڑے رینگنے لگیں اور سینہ بغض وحسد کی آگ میں جل کر سیاہ ہوجائے اور وہ قربانی کے نام پر جانور کو ذبح کرنے کو گناہ کہے،، اور دوسری طرف فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ وسعت ہوتے ہوئے قربانی کے ایام میں جو قربانی نہ کرے تو خبردار وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے تو گویا ایسا شخص عیدگاہ سے بھگایا گیا ہے،، اب وہ بتائے گا کہ یہ گناہ ہے وہ گناہ ہے ارے حقیقت تو یہ ہے کہ ایسے شخص کا جینا گناہ ہے ایسے شخص کی رگوں میں دشمن رسول، دشمن اسلام، دشمن صحابہ اور دشمن مسلمان کا خون دوڑ رہا ہے اور وہ لعنت کا انبار لگا رہا ہے۔

» ہمارے طور طریقے « اب رہ گئی بات خود ہمارے طور طریقوں کی تو ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ کے یہاں گوشت، ہڈیاں، بوٹیاں نہیں پہنچتیں بلکہ نیت پہنچتی ہے، خلوص اور تقویٰ پہنچتا ہے اس لئے نیت صاف ہونا چاہیے قرب خداوندی مقصد ہونا چاہیے نام و نمود، شہرت، پرچار پرساروالی قربانی منہ پر ماردی جائے گی۔

یہاں تو عجیب حال ہے ایک دوسرے کا قربانی کا جانور مضبوط اور کمزور ہے تو طنز کسا جاتا ہے مہنگے جانوروں کا خوب پرچار کیا جاتا ہے، روزانہ محفل لگا کر اپنی اپنی قربانیوں کی گنتی کرائی جاتی ہے، گھما گھما کر دیکھایا جاتا ہے، خود اپنے جانوروں کی قیمت بتا بتا کر داد وتحسین حاصل کرنے کی پوری کوشش کی جاتی ہے۔

ایک طرف زید،، کی بیوی کہتی ہے کہ تم اتنا کمزور بکرا لائے ہو،، دیکھو ہمارا پڑوسی بکر،، خوب مہنگا بکرا لایا ہے تمہارا بکرا کمزور ہے اگر تم بھی مہنگا بکرا لاتے تو بکر،، کی طرح میں بھی باہر باندھتی تم بھی باہر بیٹھے رہتے جو آتا اسے دکھلاتے، قیمت بتاتے تو اسے معلوم ہوتا پھر وہ بھی کسی کو بتاتا تو ہمارا کتنا نام ہوتا زید،، بولتا ہے کہ او میری بیوی اپنی زبان بند رکھو کسی کو دکھانے کے لیے قربانی نہیں کی جاتی اللہ کی رضا کے لئے قربانی کی جاتی ہے دکھاوے کی قربانی سے کوئی فائدہ نہیں ہے،، ابھی میاں بیوی میں تکرار ہو ہی رہی تھی کہ بکر،، آجاتا ہے اور کہتا ہے کہ یار تمہارا جانور بہت ہلکا ہے،، دیکھو میرا جانور کتنا بڑا ہے، کتنا مضبوط ہے ہر شخص تعریف کرنے کے لئے مجبور ہے آخر ہم دونوں دوست ہیں تو کام ایک جیسا کرنا چاہیے سنتے سنتے پک گیا تو زید کا بیٹا بولتا ہے کہ تمہاری بات الگ ہے تم بڑے آدمی ہو ہمارے سامنے مجبوری ہے ہم اتنا ہی پاؤں پھیلا سکتے ہیں جتنی بڑی ہماری چادر ہے اور دوسری بات کہ شائد تمہیں معلوم نہیں کہ صرف حج کے لیے نہیں بلکہ قربانی کے لیے بھی لین دین کا معاملہ صاف ہونا چاہیے، حساب کتاب آنا پائی چکتا ہونا چاہیے مگر تمہارا تو سارا معاملہ ہی الٹا ہے مزدوروں کی مزدوری روکے ہوئے ہو، حساب کرنے کے بعد بھی جو پیسہ نکلتا ہے وہ بھی نہیں دیتے ہو اور نصف درجن بکرا کی قربانی کرنے جارہے ہو۔

رسول کائنات نے فرمایا ہے کہ مزدور کی مزدوری پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو اور تمہارا حال یہ ہے کہ مزدوروں کا خون چوس لینے کے بعد بھی مزدوری ادا نہیں کرتے ہو جب دو سگے بھائیوں کے درمیان دشمنی کی وجہ سے قربانی قبول نہیں ہوسکتی تو مزدوروں کی مزدوری روکنے کی وجہ سے قربانی کیسے قبول ہوسکتی ہے،، خدارا جھوٹ بولنا بند کریئے تجارت میں جھوٹ بول بول کر تم نے آبادی کی رونق تک ختم کرڈالی،، سماج ومعاشرے اور سوسائیٹی کی رونق ختم کرڈالی،، خلوص کے ساتھ قربانی کریئے، نیک نیتی کے ساتھ قربانی کریئے بہت ہوگیا دکھاوا ایک دوسرے کو نیچا دکھانے سے باز آجایئے۔

حضرات ابراہیم واسماعیل علیہم السلام کے واقعات کے ایک ایک پہلو پر غور کریئے اپنے اندر تقویٰ پیدا کیجئے تاکہ ہماری قربانی کامیاب قربانی ہو اس کے لئے دنیا میں نمبر حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں بلکہ وہ نمبر جسے خدا کا قرب کہا جاتا ہے،، وہ نمبر حاصل کریں اور وہی نمبر نجات کا ذریعہ ہے ورنہ اس کے برعکس نیکی کر دریا میں ڈال،، کے مترادف ہے۔

اسرائیلی حملے میں نو بچے گنوا دینے والی غزہ کی ڈاکٹر آلا کے زخمی شوہر بھی چل بسے

اسرائیلی بمباری میں نو بچے گنوانے والی فلسطینی ڈاکٹر کے شوہر بھی زخموں کی تاب نہ لاکر چل بسے ہیں۔ ڈاکٹر آلا النجار کے شوہر حمدی النجار خود بھی ایک ڈاکٹر تھے۔ تاہم وہ زیادہ تر گھر پر اپنے کلینک میں کام کرتے تھے۔ 23 مئی کو جس وقت اسرائیلی فوج نے ان کے گھر پر بمباری کی 40 سالہ ڈاکٹر حمدی النجار اپنی اہلیہ کو ہسپتال چھوڑ کر واپس لوٹے تھے۔ وہ اور ان کے بچے گھر میں موجود تھے۔ اس حملے میں ان کے نو بچے، جن کی عمریں چھ ماہ سے 12 سال کے درمیان تھیں، مارے گئے۔ تاہم وہ اور ان کا 12 سال کا بیٹا بچ گئے تھے۔ تاہم دونوں شدید زخمی تھے۔ ڈاکٹر حمدی اور ان کی اہلیہ خان یونس میں مقیم تھے۔ حمدی کو دماغی اور اندرونی چوٹوں کے ساتھ ہسپتال لایا گیا تھا لیکن سنیچر کے روز ان کی موت ہوگئی۔ ڈاکٹر آلا اور ان کا 11 سالہ بیٹا آدم، جو ابھی بھی ہسپتال میں ہے، اس خاندان کے زندہ بچ جانے دو ہی لوگ ہیں۔ اسرائیل کی دفاعی افواج نے اس وقت کہا تھا کہ واقعے کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ اس جوڑے نے خان یونس میں ایک نجی میڈیکل کمپاؤنڈ قائم کیا، جس کے سربراہ حمدی تھے۔ ان کے بھائی ڈاکٹر علی النجار نے انھیں ایک محبت کرنے والا باپ قرار دیا جو غریب مریضوں کا مفت علاج کرتے تھے۔ ان کے بچے یحییٰ، راکان، رسلان، جبران، حوا، ریوان، سیدین، لقمان اور سدرہ اس حملے میں مارے گئے۔ مقامی میڈیا کے مطابق سب سے بڑے بچے کی عمر 12 سال اور سب سے کم عمر چھ ماہ تھی۔ ناصر ہسپتال میں کام کرنے والی بلغاریہ کی ڈاکٹر ملینا اینجلو واچی نے گذشتہ ہفتے بی بی سی کو بتایا تھا کہ حملے میں حمدی کے دماغ، پھیپھڑوں، دائیں بازو اور گردے کو شدید چوٹیں آئیں۔ ہسپتال میں کام کرنے والے برطانوی سرجن گریم گروم جنھوں نے زندہ بچ جانے والے بیٹے آدم کا آپریشن کیا، انھوں نے بی بی سی کو بتایا کہ یہ 'ناقابل برداشت ظلم' ہے کہ ان کی والدہ ماہر امراض اطفال آلا جنھوں نے کئی سالوں تک بچوں کی دیکھ بھال میں گزارے تھے انھوں نے ایک ہی حملے میں اپنا تقریباً سب کچھ کھو دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ آدم کا بایاں بازو زخموں سے ڈھکا ہوا تھا اور انھیں جسم کے دیگر حصوں پر کئی زخم آئے تھے۔ اس حملے کے بعد آئی ڈی ایف کہا تھا کہ 'ایک طیارے نے خان یونس کے علاقے میں ایک خطرناک جنگی علاقہ تھا ایک عمارت میں موجود متعدد مشتبہ افراد کو نشانہ بنایا تھا۔ تاہم شہریوں کو ان کی حفاظت کے لیے پیشگی طور پر علاقے سے نکال لیا گیا تھا۔ غیر ملوث افراد کو نقصان پہنچنے کے دعوے کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔' غزہ میں ماہر اطفال ڈاکٹر آلا النجار کی بہن سحر النجار نے اپنی بہن سے اس مکالمے کا ذکر بی بی سی سے بات کرتے ہوئے کیا جس میں انھوں نے اپنی بہن کو ان کے نو بچوں کی ہلاکت کے بارے میں بتایا۔ بچے چلے گئے ہیں، آلا میں نے ان سے چلا کر کہا لیکن انھوں نے بڑے پرسکون انداز سے جواب دیا: وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، رزق پا رہے ہیں۔ غزہ ٹوڈے نامی ایک پوڈ کاسٹ سے بات کرتے ہوئے سحر النجار کا کہنا تھا ڈاکٹر آلا النجار اس وقت شدید صدمے کی حالت میں ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ابھی تو وہ بہت ثابت قدمی کا مظاہرہ کر رہی ہیں لیکن انھیں ڈر ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ڈاکٹر آلا النجار ٹوٹ جائیں گی۔ انھوں نے کہا یحییٰ، راکان، رسلان، جبران، حوا، روان، سیدین، لقمان، سدرہ، یہ نو تتلیاں جیسے تھے۔ ان میں سے سب سے بڑے بچے کی عمر 12 سال ہے اور سب سے چھوٹا چھ ماہ کا ہے۔ ان میں تمام بڑے بچے حافظ قرآن ہیں اور ان کی عمروں میں محض ایک ایک سال کا فرق ہے۔ سحر النجار کا کہنا تھا کہ اس حملے میں بچ جانے والا اکثر النجار کا واحد بیٹا آدم اس وقت ہسپتال میں انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں پڑا ہوا ہے اور دو سرجریوں کے بعد اس کی حالت مستحکم ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ڈاکٹر النجار کو اپنے بچوں کی ہلاکت کی خبر اس وقت ملی جب وہ ناصر میڈیکل کمپلیکس میں دیگر بچوں کی جانیں بچانے کی کوشش میں مصروف تھیں۔ وہ سڑک پر گھر کی طرف بھاگتی رہی تھیں تاکہ وہ ان کو آخری بار دیکھ سکیں لیکن ہم لاشیں نہیں نکال سکے۔ وہ سب کے سب ٹکڑوں میں تھے۔۔۔ سب جلے ہوئے تھے۔ سحر حماس سے کسی بھی تعلق کی تردید کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ ان کا کہنا تھا کہ ان کے ساتھ جو ہوا اسے ایک خوفناک واقعے کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے جس کا کوئی تصور بھی نہیں کرسکتا۔ وہ کہتی ہیں کہ ہمارا خاندان میڈیکل کے شعبے سے منسلک ہے اور اس میں مختلف پیشوں میں کام کر رہے ہیں۔ اس لیے اس ہدف کا کوئی جواز نہیں ہے۔ سحر کہتی ہیں کہ وہ سب یہ سوچ کر گھر میں اکٹھے تھے کہ ساتھ رہنے سے ہم زیادہ محفوظ رہیں گے۔ ہم جانتے ہیں کہ اس دنیا میں کوئی بھی ہمیشہ کے لیے نہیں، لیکن ایک ساتھ نو بچوں کو کھو دینا جو کچھ ہی لمحے پہلے آپ کے اردگرد بھاگ رہے تھے، کھیل رہے تھے اور آپ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے، ایک المیہ ہے۔ انھوں نے دعوی کیا کہ حملے میں گھر کے تہہ خانے کو نشانہ بنایا گیا حالانکہ وہ جانتے تھے کہ اندر صرف بچے تھے۔ بمباری سے چند گھنٹے قبل کی صورتحال کے بارے میں بات کرتے ہوئے انھوں نے بتایا کہ ان کے گھر کے نزدیک اسرائیلی فضائی حملے کے بعد انھوں نے مدد کے لیے ریڈ کراس کو فون کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ اسرائیلی طیاروں کی مسلسل پروازوں اور گھروں پر پے در پے فضائی حملوں سے انھیں خطرہ محسوس ہو رہا تھا۔ سحر النجار کا کہنا تھا کہ ہر برستے گولے کے ساتھ، ہمارے دل دھڑکتے، یہاں تک کہ ہمارے گھر پر ایک میزائل آ کر لگا لیکن وہ پھٹا نہیں۔ میں دوڑ کر اپنے والد کے پاس گئی جو ہمیں پرسکون کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ انھوں نے ہم سے ایک سفید جھنڈا لہرانے کا کہا تاکہ اسرائیلی فوج ہمیں محفوظ طریقے سے میرے چچا کے گھر تک جانے دے، لیکن انھوں نے ہمیں دوبارہ نشانہ بنایا۔ غزہ کی وزارت صحت کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر منیر البرش نے ایکس پر بتایا کہ ڈاکٹر آلا النجار کے شوہر حمدی اپنی بیوی کو کام پر چھوڑ کر گھر واپس آئے تھے کہ چند منٹ بعد ان کے گھر کو نشانہ بنایا گیا۔ ڈاکٹر البرش کا کہنا ہے کہ غزہ میں ہمارے طبی عملے کو ایسے ہی حالات کا سامنا ہے، اس درد کو بیان کرنے کے لیے الفاظ کافی نہیں۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ غزہ میں نہ صرف طبی عملے کو نشانہ بنایا جا رہا ہے بلکہ اسرائیلی قابض فوج پورے کے پورے خاندانوں کو نشانہ بنا رہی ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

سرکاری ملازمین کیلئے 2 ڈی اے کی منظوری۔ ایک کی فوری اجرائی: کابینہ کے فیصلے

☆ضلع ہیڈکوارٹرس سے حیدرآباد سے 4 لین روڈ اور میٹرو ریل کی توسیع کو منظوری

حیدرآباد۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی کی صدارت میں کابینہ کا اجلاس تقریباً 5 گھنٹوں تک جاری رہا۔ جس میں سرکاری ملازمین کے مسائل پر طویل گفتگو کی گئی۔ ریاست کی مالی صورتحال کو دیکھتے ہوئے سرکاری ملازمین کو 2 ڈی اے جاری کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ایک ڈی اے پر فوری عمل ہوگا، دوسرے ڈی اے پر ا?ئندہ 6 ماہ بعد عمل ا?وری ہوگی۔ کابینہ اجلاس کے بعد ڈپٹی چیف منسٹر بھٹی وکرامارکا نے اجلاس کے فیصلوں سے واقف کرایا۔ اِس موقع پر وزیر مال پی سرینواس ریڈی اور وزیر ٹرانسپورٹ پونم پربھاکر و دوسرے عہدیدار موجود تھے۔ ڈپٹی چیف منسٹر نے بتایا کہ سرکاری ملازمین حکومت کے خاندان کا حصہ ہیں۔ اِن کی فلاح و بہبود حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ ملازمین کے مسائل کو جاننے نوین متل کی قیادت میں اعلیٰ عہدیداروں کی کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔ اس کمیٹی نے ملازمین کے نمائندوں سے تبادلہ خیال کرنے کے بعد کابینی سب کمیٹی کو رپورٹ پیش کی ہے۔ اِس رپورٹ پر ا?ج اجلاس میں تفصیلی غور و خوض کیا گیا۔ تاہم ریاست کی معاشی صورتحال کے پیش نظر سرکاری ملازمین کو 2 ڈی اے جاری کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ ایک ڈی اے فوری جاری کردیا جائے گا، دوسرا ڈی اے ا?ئندہ 6 ماہ بعد جاری کیا جائے گا۔ ڈپٹی چیف منسٹر نے کہا کہ ڈی اے کی اجرائی سے سرکاری خزانے پر اضافی مالی بوجھ عائد ہورہا ہے۔ سرکاری ملازمین کی صحت کے تعلق سے اجلاس میں غور کرکے چیف سکریٹری کی قیادت میں ایک ٹرسٹ قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جس میں اعلیٰ عہدیدار اور سرکاری ملازمین شامل رہیں گے۔ سرکاری ملازمین سے ماہانہ 500 روپئے حاصل کرکے حکومت اِسی قدر رقم جمع کرائیگی اور ملازمین کو صحت کے مسائل پیدا ہوتے ہیں تو ٹرسٹ کے ذریعہ اُن کا علاج کیا جائیگا۔ بھٹی وکرامارکا نے کہا کہ سرکاری ملازمین کے بلز زیرالتواء ہیں۔ اِن بلز کی ادائیگی کیلئے ہر ماہ 700 کروڑ روپئے ترجیحی بنیاد پر جاری کئے جائینگے۔ انتخابات کے دوران جن ملازمین کے تبادلے کئے گئے اُنھیں دوبارہ واپس لانے کا فیصلہ کیا گیا۔ ملازمین نے نرسنگ ڈائرکٹوریٹ کا مطالبہ کیا تھا جسے کابینہ میں منظوری دی گئی۔ ا?نگن واڑی ٹیچرس کے سبکدوشی فوائد کو 2 لاکھ تک بڑھانے کا فیصلہ کیا گیا۔ سرکاری ملازمین کی کرایہ پر حاصل گاڑیوں کے بلز جاری کرنے سے اتفاق کیا گیا۔ وزیر مال پی سرینواس ریڈی نے کہا کہ کتہ گوڑم میں ارتھ سائنس یونیورسٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جس کو سابق وزیراعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔ سیلف ہیلپ گروپ کی خواتین کی حادثاتی موت پر 10 لاکھ روپئے کی مالی امداد کا فیصلہ کیا گیا۔ 2024 گیا۔ حکومت کی فلاحی اسکیمات اندراماں میں 385 خواتین کا انتقال ہوا۔ اِن تمام کو 10 لاکھ روپئے کا انشورنس فراہم کیا جائے گا۔ دیہی علاقوں کی سڑکوں کو جدید طریقہ سے تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ محکمہ عمارات وشوارع میں 5100 کیلومیٹر اور محکمہ پنچایت راج کے حدود میں 7947 کیلومیٹر تک سڑکیں تعمیر کی جائیں گی۔ دیہاتوں سے منڈل تک بی ٹی روڈس، منڈل سے اضلاع ہیڈکوارٹر تک ڈبل روڈس، اضلاع ہیڈکوارٹر سے شہر حیدرا?باد تک 4 لائن روڈ تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ باریک چاول کیلئے 500 روپئے بونس دینے کا فیصلہ برقرار رہے گا۔ حیدرا?باد میٹرو ریل کی توسیع کیلئے کابینہ میں منظوری دی گئی۔ 86.1 کیلومیٹر تک توسیع دی جائے گی جس پر 19 ہزار 75 کروڑ کے مصارف ہوں گے۔ ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ کابینہ اجلاس میں مقامی اداروں کے انتخابات پر بھی غور و خوض کیا ہاو?زنگ، راجیو یوا وکاسم و دوسری اسکیمات کو عوام تک پہونچانے خصوصی مہم شروع کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ ساتھ ہی کالیشورم پراجکٹ کے مسائل کا بھی جائزہ لیا گیا۔ وزیرا?بپاشی اتم کمار ریڈی نے 300 صفحات پر مشتمل این ایس ڈی ایس اے رپورٹ اور 150 صفحات پر مشتمل وجلنس رپورٹ کو بھی پاور پوائنٹ کے ذریعہ اجلاس میں پیش کیا۔ ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کی دوبارہ خدمات سے استفادہ نہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ تلنگانہ میں صنعتی شعبہ کو ترقی دینے بڑے پیمانہ پر اقدامات سے اتفاق کیا گیا ہے۔ مختلف اضلاع میں سرکاری اراضیات کو ٹی جی آئی آئی سی کے حوالہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اسپیشل اکسائزس پر عمل کیلئے گرین سگنل دیا گیا۔ محکمہ تعلیم میں مزید ایک ڈائرکٹر کے تقرر کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ ضلع ملگ کے انچرلہ میں آئیل فیاکٹری کیلئے 12 ایکر اراضی مختص کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

موسی ریورفرنٹ پراجکٹ کو کوئی طاقت روک نہیں پائے گی: ریونت ریڈی

حیدرآباد۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی نے موسی ریور فرنٹ پراجکٹ کی تکمیل کا عہد کرتے ہوئے کہا کہ کوئی بھی رکاوٹ ا?ئے حکومت پراجکٹ کو تکمیل کرکے دم لے گی۔ چیف منسٹرا?ج ا?لیر اسمبلی حلقہ میں پرجا پالنا پرگتی باٹا کے موضوع پر جلسہ عام سے خطاب کررہے تھے۔ بھونگیر ضلع کے ا?لیر میں چیف منسٹر نے 1051.45 کروڑ لاگت سے مختلف ترقیاتی کاموں کا سنگ بنیاد رکھا۔ ذخیرہ ا?ب کی تعمیر، ینگ انڈیا ریسیڈنشیل اسکول، میڈیکل کالج، ڈرینج، سی سی روڈ، سڑکوں کی تعمیر، ہائی لیول برج کی تعمیر، ایم پی ڈی او اور تحصیلدار دفاتر، پولیس اسٹیشن کی تعمیر اور گوداموں کی تعمیر کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اِس موقع پر صدرنشین قانون ساز کونسل جی سکھیندر ریڈی، ریاستی وزراء ٹی ناگیشور راو ?، پی سرینواس ریڈی، کومٹ ریڈی وینکٹ ریڈی، اتم کمار ریڈی، ڈی انوسویا سیتکا، داموور راج نرسمہا، چیف منسٹر کے مشیر نریندر ریڈی، رکن پارلیمنٹ سی ایچ کرن کمار ریڈی اور متحدہ ورنگل ضلع کے ارکان اسمبلی و کونسل موجود تھے۔ چیف منسٹر نے موسی ریورفرنٹ پراجکٹ کے ذریعہ متحدہ نلگنڈہ ضلع کو ا?لودگی سے پاک بنانے کے عزم کا اظہار کیا۔ اُنھوں نے کہا کہ 8 نومبر کو پدیاترا کے موقع پر اُنھوں نے موسیٰ ندی کی صفائی کا وعدہ کیا تھا اور حکومت کی تشکیل کے بعد اس سلسلہ میں مساعی کی گئی۔ بی ا?ر ایس اور بی جے پی پر پراجکٹ میں رکاوٹ کا الزام عائد کرتے ہوئے چیف منسٹر نے کہا کہ جب نریندر مودی گجرات میں سابرمتی اور اترپردیش میں یوگی ا?دتیہ ناتھ دریائے گنگا کی صفائی اور ترقی کرسکتے ہیں تو موسیٰ ندی کی صفائی کی مخالفت کیوں؟ اُنھوں نے سوال کیا کہ کیا نلگنڈہ ضلع کے شہری موسیٰ ندی کی گندگی میں زندگی بسر کریں۔ اُنھوں نے کہا کہ لاکھ مخالفت کی جائے موسیٰ ندی کی صفائی ضرور کی جائے گی۔ اُنھوں نے کہا کہ اپوزیشن کی جانب سے موسیٰ ندی کے اطراف رہائشی مکانات کو منہدم کرنے کا پروپگنڈہ کیا جارہا ہے۔ چیف منسٹر نے کہا کہ پراجکٹ کے متاثرین کو نہ صرف مکانات فراہم کئے جائیں گے بلکہ اُنھیں تعلیم اور روزگار جیسی سہولتیں حاصل رہیں گی۔ چیف منسٹر نے کہا کہ نلگنڈہ جدوجہد کی سرزمین ہے اور یہاں کئی مجاہدین ا?زادی پیدا ہوئے۔ بی ا?ر ایس نے گزشتہ 10 برسوں میں نلگنڈہ ضلع کو فراموش کردیا تھا۔ ا?بپاشی پراجکٹس اور دیگر ترقیاتی کام انجام نہیں دیئے گئے۔ چیف منسٹر نے کہا کہ خود کے سی ا?ر کا ایک فرد خاندان کہہ رہا ہے کہ کے سی ا?ر کے اطراف شیاطین ہیں لیکن اِن شیاطین کا سردار کوئی جواب نہیں دے رہا ہے۔ بی ا?ر ایس کو ڈی ا?ر ایس یعنی شیاطین کی پارٹی قرار دیتے ہوئے چیف منسٹر نے کہا کہ اِن شیاطین کو تلنگانہ کی سرحدوں سے باہر کیا جانا چاہئے۔ چیف منسٹر نے کہا کہ گزشتہ 10 برسوں تک لوٹ کھسوٹ کرنے والے ا?ج ہم سے سوال کررہے ہیں۔ کالیشورم پراجکٹ میں بے قاعدگیوں کا حوالہ دیتے ہوئے چیف منسٹر نے کہا کہ کمیشن سے ایک نوٹس کیا ملی بوکھلاہٹ کا شکار ہوچکے ہیں اور جواب دینے کے بجائے حکومت پر تنقید کررہے ہیں۔ چیف منسٹر نے کہا کہ کے سی ا?ر کو اپنی بیٹی کے سوالات کے جواب دینے چاہئے۔ چیف منسٹر نے گزشتہ ایک سال میں حکومت کے ترقیاتی اور فلاحی اقدامات کا ذکر کیا اور ینگ انڈیا اسپورٹس یونیورسٹی کے ذریعہ بیروزگار نوجوانوں کو ٹریننگ دی جائے گی۔ ا?ر ٹی سی میں خواتین کو مفت سفر، 500 روپئے میں گیس سیلنڈر، 200 یونٹ مفت برقی سربراہی اور خواتین کے گروپس کو 21 ہزار روپئے قرض کی فراہمی جیسے اقدامات کا چیف منسٹر نے حوالہ دیا۔ اُنھوں نے کہا کہ اُن کی اوّلین ترجیح تلنگانہ کو ملک کی مثالی ریاست بنانا ہے۔ میں نے کہا تھا کہ بی ا?ر ایس حکومت کو گرا کر دکھاو?ں گا اور میں نے اپنا وعدہ پورا کیا اور ا?ج عوام کے ا?شیرواد سے چیف منسٹر کے طور پر ا?پ کے سامنے ہوں۔ سرکاری ملازمین کو ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو تنخواہ ادا کی جارہی ہے۔ اِس کے علاوہ کابینہ نے سرکاری ملازمین کو 2 ڈی اے منظور کئے ہیں۔ اُنھوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اپوزیشن کے گمراہ کن پروپگنڈہ کا شکار نہ ہوں۔

Editor Printer, Publisher & Owner by MOHD ATHER RAHEEM Published from FALAKNUMA NEWS Urdu Weekly 19-4-276/5/A
Flat No 502.5th Floor Lakeview Residency,Baquar Nagar,BNK Colony,Miralam Tank Hyderabad 500 064. Printed at M/s.AIJAZ PRESS
#22-8-147 & 148 Lane Opp: Diwan Devdi Chatta Bazar,Hyderabad-500002 Telangana.Cell: no.8686082012 , 8019632340,www.falaknumanews.in

Scanned with OKEN Scanner